بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

سیرت المہدی

حصہ سوم

(مرتب فرمودہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

جسے

خاکسار

ابن دفیسیر محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل نے قادیان دارالامان سے

شائع کیا

ایڈیشن اول — صفر ۱۳۵۸ھ — اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

خوشنویس سید محمد باقر

قادیان دارالامان

دُعا اور ذکر الٰہی کے طریق پر بعض فقرات کی تلقین فرماتے تھے۔

۴۷۶ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض خاص فقرات حضور کی زبان پر اکثر جاری رہتے تھے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے۔ الدعاء مخ العبادۃ۔ لایلدغ المومن من جحرٍ واحدٍ مرّتین۔ بہ حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے فقرہ ۲ کا ترجمہ بھی اکثر سُنا ہے یعنی مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں کاٹا جاتا۔

۴۷۷ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عورتوں سے بیعت صرف زبانی لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ نہیں لیتے تھے۔ نیز آپ بیعت ہمیشہ اُردو الفاظ میں لیتے تھے۔ مگر بعض اوقات دہقانی لوگوں یا دیہاتی عورتوں سے پنجابی الفاظ میں بھی بیعت لے لیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم بھی عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے اُن کے ہاتھ کو نہیں چھُوتے تھے۔ دراصل قرآن شریف میں جو یہ آتا ہے کہ عورت کو کسی غیر محرم پر اظہار زینت نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی کے اندر لمس کی ممانعت بھی شامل ہے۔ کیونکہ جسم کے چھُونے سے بھی زینت کا اظہار ہو جاتا ہے۔

۴۷۸ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ جو استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ پڑھنے کا کثرت سے حکم آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے انسان کو گویا ایک ذُنب یعنی دم لگ جاتی ہے جو کہ حیوانی عضو ہے۔ اور یہ انسان کے لئے بدنما اور اس کی خوبصورتی کے لئے ناموزوں ہے۔ اس واسطے حکم ہے کہ انسان بار بار یہ دُعا مانگے اور استغفار کرے۔ تاکہ اس حیوانی دم سے بچکر اپنی انسانی خوبصورتی کو قائم رکھ سکے۔ اور ایک مکرم انسان بنا رہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس روایت میں غالباً یہ لفظی لطیفہ بھی مدّنظر ہے کہ ذنب یعنی گناہ حقیقۃً ایک ذُنب یعنی دُم ہے۔ جو انسان کی اصلی فطرت کے خلاف اس کے ساتھ لاحق ہو جاتی ہے گویا جس طرح ذنب اور ذُنب یعنی دُم کے الفاظ اپنی ظاہری صورت میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اسی طرح ان میں معنوی مشابہت بھی ہے۔ واللّٰہ اعلم۔